استفتا من جانب عبدالکریم و سوالات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اضعف بندگان رب کریم عاصی عبد الکریم منشی سعادت علی صاحب کے خدمت
بابرکت مین عرض کرتا ہی کہ مین محرق قاطع برہان کو دیکہہ کر آپکی فارسی دانی بلکہ ہمہ دانی کا معتقد ہوا
مگر اپنی فہم کی قصور سی بعض ترکیبونکو نہین سمجہا ناچار اونکی حقیقت آپ ہی سی پوچہتا ہون اور متوقع ہون کہ ہر
سوال کا جواب جدا جدا بعبارت سلیس عام فہم لکہی گا اور یہہ سوالات محرق مطبوعہ کی ۵ صفحہ سی متعلق ہین وس نسخہ
بی نظیر کی ۴۶ صفحی اور باقی ہین جب ان سوالونکی جواب چہپ چکونگا تو سوالات باقی پیش کرونگا سوال پہلا
صفحہ ۲ سطر ۸ آپ لکہتی ہین کہ پیش ازین چندسالی کتاب مسمی بعجائب الغرائب تالیف کردہ بودم عاصی عرض
کرتا ہی کہ چندسالی کیا ترکیب ہے ہان سالی چند و ماہی چند و روزی چند یا چند سال و چند ماہ و چند روز مستعمل فصحا
ہی سعدی بجا کہتا ہی ع چار پائی برو کتابی چند ؛ اب چندسالی کی سند اساتذہ کی کلام سی آپ ہمکو دین
مین تو آپکی کلام کو سند مان لونگا لیکن منکرین کو کیا جواب دونگا سوال دوسرا صفحہ ۲ سطر ۹
آپ رقم کرتی ہین کہ باوجود این کثرت چون ہمہ لغت باہم ترتیب حروف تہجی از اول لغت تا آخرش
چہ جای باب و فصل بتقدیم و تاخیر مرقوم شدند مجکو اس فقرہ مین تردد یہہ ہی کہ جب تک ترتیب کے قبل بای
موحدہ نہ آی ترتیب متعلق بفعل کیونکر ہو اسی صفحہ مین اس فقری کی بعد فصل ۱۰ سطر مین تم لکہتی
ہو احدی از فرہنگ نویسان چنین عرقریزی در ترتیب نگردیدہ میری نزدیک یہان نگردیدہ غلط محض
اور مخل معنی ہی نکردہ ہوتا تو احدی اوسکا فاعل ٹہرتا نگردیدہ فعل لازمی ہی احدی اسکی ساتہہ ربط
کیونکر پائیگا اسی صفحہ کی ۱۵ سطر مین تم لکہتی ہو بیرون از کتب لغت مندرجہ اشعار اسناد اساتذہ سخنوران
اہل زبان ایران سائل حیران ہی کہ یہہ عبارت فارسی ہی یا مجذوب کی بڑ ہی سب کسرات مہمل ہین خصوصاً
اساتذہ سخنوران اساتذہ بہی بصیغہ جمع اور سخنوران بہی بصیغہ جمع اگر اساتذہ کی آگی سخنور بصیغہ مفرد ہوتا
تو اساتذہ کا کسرہ توصیفی گنا جاتا اساتذہ موصوف ہو جاتی اور سخنور اونکی صفت ٹہرتی اساتذہ سخنوران
کا کسرہ کسیطرح توصیفی نہین ہو سکتا مگر ہان اضافی ہو سکتا ہی اوس صورت مین اسکی ہندی یہہ ہو گی
کہ سخنورونکی استاد اور یہہ نہ تمہاری مراد نہ مقام کی مناسب پہر سخنوران اہل زبان ایران یہ ترکیب سخت
نامربوط اور نامانوس ہی اہل زبان تک فقرہ تمام ہو جاتا ہی ایران کو اپنی مابعد سی امر مربوط نہین
اہل ان کی محاورے مین اہل زبان سی شعرای ایران مراد ہین چاہو شعرای ایران کہو چاہو اہل زبان

اسم ایران کیا جمع کر لکہا ہے سوال تیسرا ۱۴ صفحہ کی ۶ سطر کا فقرہ مخدوش ہے حالی ضمیر خردمندان
حق گزین دقیقہ رس سخن شناس مقلدان اساتذہ سخنوران اہل زبان پیشین خواہد بود حالی مضاف ضمیر
مضاف الیہ پہر ضمیر مضاف خردمندان مضاف الیہ حق گزین صفت دقیقہ رس صفت دصفت
سخن شناس علیٰ ہذا القیاس اب احقر کی تقریر سنئے حالی کا کسرہ اضافی ضمیر کا کسرہ اضافی خردمندان
کا کسرہ توصیفی حق گزین اور دقیقہ رس کا کسرہ قایم مقام واو عاطفہ یہان تک تو مین سمجہا اب سخن شناس
کی سین کو موقوف پڑھون تو ساری فقری کو اپنی مابعد سی ربط باقی نہین رہتا اور اگر متحرک پڑہون
تو اسکو توصیفی نہین کہہ سکتا ناچار اضافی کہون اور سخن شناس کو مضاف ٹہراؤن اور مقلدان کو
مضاف الیہ بناؤن سخن شناس مقلدان کی کوئی معنی پوچہی تو کیا بتاؤن مقلدان کا کسرہ بی شبہہ
اضافی ہی مقلدان اساتذہ یعنی اساتذہ کی تقلید کرنی والی لیکن وہان تو اساتذہ سخنوران ہی اسکا
حاصل وہی جو مین اوپر لکہہ آیا ہون اس صورت مین ہندی اس طولانی فقری کی یہہ ہوئی سخنورونکے
استادونکی مقلدونکی سخن شناس پہر یہان ہی تو حضرت کو سکوت نہین سخنوران کی آگی اہل زبان
اسکو کہان کہپاؤن خیر اسکو ہی آپ کی آچہی کی عبارت مین بزور ٹہونس دیا پیشین کو کہان گہسیڑون
کہہ فرمائی کچہ بتائی تاکہ آپ کا خادم کشاکش سی نجات پائی **سوال چوتہا** صفحہ ۵ سطر ۶ یہہ ہی
در زمانش آمد شد از ایران و رواج زبان پارسی و شاید از شعرا کلیم ہم بود ہرچند رواج زبان
پارسی ہند مین غوریون کی عہد سی اور ہمایون کی عصر مین مجدد ہوا ہی اور آپ کی عبارت مین زمانش
کی شین کی ضمیر صاحب فرہنگ جہانگیری یا جامع برہان قاطع کی طرف راجع ہے اور یہہ دونون
ہمایون بادشاہ کی بعد مین لیکن مین تم کو زیادہ دکہہ نہین دیتا اسی قدر پوچہتا ہون کہ آمد شد کا
مضاف کہان ہی کون لوگ ایران سی آتی جاتی تہے اگر زبانی تمنی کہدیا کہ شعرا مین کب مانونگا
اپنی اس فقری کی روسی مجہی سمجہا دو گی تو مین تمکو استاد جانونگا **سوال پانچوان** صفحہ نوان
سطر ۱۰ آپ کا یہہ فقرہ عجیب الترکیب ہی رنج چشم زخم وغیرہ آنہا کہ ہم احباب مجلس انس کہ مخاطب اند رسد
رنج چشم زخم آنہا کافی تہا وغیرہ بیچ مین کیون لائی یہہ تو بی محل اور مخل معنی ہی پہر آگی ایک اور ٹہوکر
ہی یعنی مجلس انس کی آگی کاف کیسا ہی سچ تو یہہ ہی کہ آپکی اقوال کو وہ سمجہی جسنی حضرت سلیمان کو
خواب مین دیکہا ہو میرا کیا منہہ جو حضرت کی مدعا کا استنباط کر سکون ع من ندیدم شبی سلیمان را
تو چہ شناسم زبان مرغان را **سوال چہٹا** صفحہ ۱۳ سطر ۱۱ مین تمنی ایک شعر مولوی روم کی مثنوی کا
لکہا ہے ع این چہ کفر است این چہ ژاژ است و فشار پنبہ اندر دہان خود بفشار مین اس شعر کو

موزون نہین پڑہ سکتا پہلا مصرعہ بی ٹہیک مولوی روم کے مثنوی کا ہی اور دوسرا مصرع از روی
وزن حدیقۂ حکیم سنای غزنوی کی بحر کا معلوم ہوتا ہی دوسری مصرع کا ناموزون کرنا انکو سکہلا دیگی
یہہ سوال ہے بہت جو الطلب بیادہ حد ادب **سوال ساتوان صفحہ** ۱۴ سطر ۵ اور ۶ اور ۷ سطر کی
عبارت یہہ ہی از حکومت دزدان را میگیرد و مال از انہا ستیدہ میگزرد و دزدان ازین بیم مال
بوی میدہند کہ اگر ندہیم مارا قید خواہد کنانید یہان از حکومت ٹکسال باہر ہے بحکومت چاہیی
پہر ستیدہ کس ملک کی فارسی ہی ستدن بضمتین وفتحہ دال مصدر ستد بحذف نون وبقای ضمتین
ماضی ستدہ بہ اضافۂ ہای مختفی مفعول آپ ستدن اور ستیدہ اور ستیدہ کسی استاد کی کلام مین دکہا
دیجی تو میری تشفی ہو اس سی بڑہ کر یہہ پرسش ہے کہ دزدان صیغۂ جمع مارا صیغۂ جمع پہر ندہم کہانکی
بولی ہی میری نزدیک ندہیم مناسب تہا متنی ندہم کیا سمجہہ کر لکہا ہی مجہکو ہی بہا دو **سوال اٹہوان**
۱۸ صفحہ کی ۱۶ اور ۷ سطر مین مرقوم قلم طرفہ رقم ہی دو مثال بہ اندراج لفظ فراز ونفط عین تقلیداً
مرزا اسد اللہ غالب کیبداد نگاشت اس نگارش مین نہ معنی درست نہ لفظ صحیح معنی کی نادرستی
یہہ کہ تم لفظ کثیر المعنی کو اضداد مین شمار کرتی ہو اور یہہ تمہارا عقیدہ غلط ہی لفظ کثیر المعنی اور ہے
اور لفظ مشترک المعنی اور ہی لفظ کے غلطے اس سی زیادہ کیا ہوگی کہ تقلیداً مرزا اسد اللہ غالب
لکہتی ہو پیر و مرشد یا آپ نی بہ تقلید فلانی لکہا ہوتا یا تقلیدً للفلانی لکہا ہوتا تقلیداً فلانی نہ ترکیب
فارسی ہے نہ ترکیب عربی یہہ وہی مثل ہے نہ ادہر نہ ادہر یہہ بلا کدہر **سوال نوان** ۲۴
صفحہ مین آپ نی سیرابی بیان کو جایز نہین رکہا ذرا سوچی کہ آپ کیا کہتی ہین رنگینی اور سیرابی
اور شادابی بیان کی صفت کیونکر نہین ہو سکتی یہہ بیان کی خوبی کا استعارہ ہی فن
استعارہ کو آپ غلط ٹہرایئن تو سیرابی بیان کی صفت بہی غلط ہو جای آپ کا قول یہہ ہے
کہ اوس ادمی یا اوس جانور کو سیراب کہو جسنی پانی پیٹ بہر کر پیا ہو یا اوس کشت
و باغ و سبزہ زار کو کہو جسکو خوب پانی دیا ہو یہہ قید تو محض تحکم ہے اور اس قید سی لازم
اتا ہے کہ فقط پہول کو شگفتہ کہین او جبین کو شگفتہ نہ کہین اور سوا کپڑی کی کسی چیز کو رنگین
نہ کہین مین تو آپ کا معتقد ہون اس قید کو مان لونگا لیکن اوروں کو کیا کرون شاعر کہتا ہے
؎ نمود گوہر سیراب در بنا گوشش ٭ چو شبنمی کہ کشد برگ گل در آغوشش ٭ بہار دانش
کی دیباچہ مین ؎ بود از فیض معنی ہای سیراب ٭ روان در جدول اوراق او آب اسی صفحہ
مین تمنی اوشان کی لفظ کو ضمیر جمع غایب لکہا ہی حال آنکہ ضمیر واحد غایب شین او ضمیر جمع

غایب شان ہی ضمیر واحد حاضر مثناة فوقانی اور ضمیر جمع حاضر تان ہی دونون جگہہ الف
نون جمع کا ہی اوشان اور شمایان اور مایان وہ متصدیان عالی لکہتی ہین جو ٹری دریہ کی دروازہ
پر اور داکخانی کی راہ مین اور کچہری کی میدان مین تہی رہتی ہین دو باتونکا متوقع ہون ایک تو یہہ
کہ سیرابی بیان جو قاطع برہان مین مندرج ہی صرف وہ غلط ہی یا سیرابی گوہر اور سیرابی سخن
یہہ ہی غلط ہے دوسری بات یہ کہ اوشان کی سند ازروی نظم و نثر اساتذہ عنایت کیجی **سوال
دسوان صفحہ ۴ سطر ۱۰** آپکے یہ عبارت پسودن بہ بای فارسی نہ در فرہنگ
رشیدی و فرہنگ جہانگیری و در موید الفضلا و مدار الافاضل دیدم سراسر بے ربط بلکہ
خبط ہے نون نافیہ ابتدای عبارت مین اور در کا لفظ دو جگہہ پہر دو ظرف ذکر کرکے واو
عاطفہ اور اوسکی آگے دو ظرف اور گلستان بوستان پڑھنی والا ثر کا بشرطا آن کہ
پاگل نہو کا کبہی نہ لکہے گا اس مطلب کی گزارش کے طرز بی تکلف یہ ہی پسودن بہ بای
فارسی در فرہنگ رشیدی و فرہنگ جہانگیری و موید الفضلا و مدار الافاضل ندیدم
اس فقرے کے بعد بے فصل یہہ فقرہ اور زیادہ تر مضحک ہے کہ گمان کہ دارند کہ بران بای
موحدہ برآورندگان کتاب ازراہ تصحیف زیادہ کردہ باشند کمترین پوچہتا ہی کہ گمان کی
آگی کا کاف کیسا ہے اور کیا معنی دیتا ہے اور برآورندگان کتاب سی کون لوگ مراد
ہین مولف برآورندہ کتاب ہو سکتا ہی نہ کاتب بہلا مین تمکو قسم دیتا ہون سعدی کو
برآورندہ گلستان کہوگے یا وہ گلستان اگر تمہاری ہات کی لکہی ہوی ہی تو اپنی کو
اوس گلستان کا برآورندہ لکہوگے **سوال گیارہوان** صفحہ ۲۶ سطر پہلے مین
تم لکہتی ہو ندانم کہ مرزا اسد اللہ غالب کہ رہبری بای موحدہ اصلی چہپاویدن و پسودن
را زایدہ انگاشتند فدوی پوچہتا ہے کہ یہ کہ رہبری کی کیا معنے یا یہ کدام رہبری
لکہنی یا یہ رہبری کہ لکہی سبحان اللہ اس تحریر پر دعوی تالیف اور تصنیف کرنا اور پہر
جناب حضرت غالب مدظلہ العالی سی پوچہنا کہ بای بپاویدن و بپسودن کو کس راہ ہی زایدہ
جانا مین تمسی پوچہتا ہون کہ تم اس موحدہ کو اصلی اور جزو کلمہ کس راہ سی جانتی ہو
پسودن مصدر اصلی اور پساید اوسکا مضارع اور پساویدن مصدر مضارعی جیسا رستن
یعنی اوگنی کے مصدر اصلی اور رویدن مصدر مضارعی اب ایک بات اور سمجھو مصدر کو
با اضافہ بای زایدہ متقدمین و متاخرین مین سی کسی نی استعمال نہین کیا ہا صیغہ ہای ماضی

و مضارع و امر کی مقدم موحدہ لاتی ہین رفت کو برفت اور رود کو برود اور رو کو برو لکہتی ہین
اسیطرح اُستاد نی پپاود کو مپاود لکہا سوای تمہاری اور کون ایسا احمق ہوگا کہ مپاود کے
موحدہ کو جزو کلمہ اور حرف اصلی سمجہیگا قصہ مختصر میرا سوال بسبیل استفادہ یہہ ہی کہ خاص مپاود کے
موحدہ کو حرف اصلی سمجہون یا برود و بگوید و نباید جتنی مضارع ہین اور یہہ ہزار در ہزار ہین
انپر جو بای موحدہ لاتی ہین عموماً اون سب کو حرف اصلی اور جزو کلمہ سمجہون اور چونکہ حرف
اصلی کا حذف دستور نہین پس جب مپاود کو لفظ مستقل قرار دون تو پپاود کو مہمل سمجہون
یا مخفف **سوال بارہوان** صفحہ ۳۰ سطر ۱۹ حضرت نی مردمان دور و دراز لکہا ہی دور و
دراز راہ کی صفت ہی مردمان کے صفت لفظ دور البتہ دراز کا عطف کیسا اگر
درازی سی دراز قد مراد ہین تو دراز قد لکہنی سی کیا مراد ہی عیاذاً باللہ مردم بلاد بعیدہ یا مردم
شہرہای دور دست کی جگہہ مردم دور و دراز لکہنا اور پہر فارسی دانی اور منشی گری
اور فرہنگ نویسی کا دعوی کرنا پیر و مرشد پہلی منہہ بنوانا تہا پہر شیرونکا مقابلہ کرنا تہا
سوال تیرھوان صفحہ ۴۰ سطر ۸ ما سخن فہمان انصاف گزین حق پسند را تکلیف دعوت
نمید ہم ما کی خبر نمید ہیم مسموع و معقول ہے نمید ہم کہانکی بولی ہی اس جملہ مرکبہ کی سند ہی
یہہ ہوگی ہم سخن فہمون کو دعوت کی تکلیف نہین دیتا اب آپ ہی سوچئے کہ یہہ اُردو ہی یا انگریزی
لہجہ ہے اسی عبارت مین آپ نے خندستان کا لفظ لکہا ہے آپ بڑے محقق
فارسی دان ہین مین متوقع ہون کہ خندستان کے سند اساتذہ عجم کے نظم و
نثر مین سے مجکو عطا کیجے اسی صفحے کے ۹ سطر مین مرقوم قلم اعجاز رقم ہے
بہر دیدن تماشای خندہ خویش آنان مانند رقاصان میطلبند مین پوچہتا ہون
کہ آنان کے آگے لفظ را جو مفعول کی علامت ہی کیون نہ لکہا اور میطلبند کی جگہہ میطلبانند
کیون لکہا تعدیہ کی کیا حاجت تہی **سوال چودہوان** صفحہ ۵۴ یہان ہے
۱۰ سطر مین برآورندگان کتاب یعنی مصنفان کتاب لکہا ہے گویا کتاب تیسوی جو کہا جائے
کہ اب دسہرہ آیا ہے لڑکے تیسو لگانے لگینگے اسی صفحے کے ۱۱ سطر مین تم لکہتے ہو از سرمہ
ہمسری دیگر کتاب رفع گردیدہ مطلب تمہارا یہہ ہے کہ اور کتاب کی مقابلہ سے رفع ہو گیا
واہ کیا خوب ہمسری کے بیان غلط اور سرمہ مقابلہ صحیح خیر یہہ ہے سہی ہمسری کے
معنی مقابلہ کہان سی ڈہونڈہ کر لائی ہو ہمسری لفظ غریب اور مقابلے کا استعارہ غلط

اگر بہ تکلف تمام ہدو سے اور ہمسر ہے کا مرادف ٹھہرائین تو بمیری افادہ سنے برابری کریگا مقابلے یکے ہیئے سب کہے نہ یگا مقابلہ ضدیت چاہتا ہے نہ تثلیث اسی صفحہ کی ۱۳ سطر مین لکھتے ہو این ہمان همانند اسمقام پراین بدان مانند یا این بدان همانند لکھنا چاہئی تہا این ہمان همانند کی کیا معنے پہر اسی صفحہ کے ۱۵ اور ۱۶ سطر مین لکھتی ہو دیدہ وران انصاف وحقیقت برین صنعت بخندند و حمقا ظاہر بین ہیسر ایند پہلے تو یہہ ارشاد ہو کہ دیدہ وران انصاف وحقیقت کیا ترکیب پہر یہہ کہئے کہ حمقا ظاہر بین کے کیا معنے حمقا کی آگی تحتانی یا ہمزہ ہو تو ظاہر بین حمقا کی صفت تہری خیر اسکو تمنی ناظرین کی وجدان پر محول کیا میسر ایند مجازاً مپگوئید کی مرادف سے بنئے کہتے ہین پس اسکے آگے ایک کاف اور اوسکے بعد ایک تقریر ضرور ہے جب تمنی نہین لکہا تو کوئی کیونکر جانی کہ حمقای ظاہر بین کیا کہتے ہین جس مجمع مین یہہ صفحہ دیکہا جاتا تہا ایک شخص ظریف حاضر تہا اوسنی سبکو داننا اور کہا کہ تم لوگ نادان ہو جناب منشی صاحب نے میستایند کی جگہہ میسر ایند لکہا ہے ہم سب نی کہا یہہ امر سند طلب ہے سرودن کے دو معنی ہین گانا اور کہنا تعریف کرنا کسطرح مسلم ہو سکتا ہے اوس ظریف نے کہا کہ سنو ہند مین تعریف کرنی کو سراہنا کہتی ہین منشی جی نی ازروی تفریس میسر ایند لکہا ہی ہمنی کہا اگر یون تہا تو میسراہند چاہئی تہا نہ میسر ایند ظریف نے کہا کہ منشی جی پہر مین دکنی ہیں جیسے برہان قاطع مین ارژنگ کو ارتنگ اور غنبک وسرار ژنگ اور ارسنگ اور ارغنگ لکہا ہی منشی جی نی بہی میسراہند کو میسر ایند لکہدیا تو غضب کیا منشی صاحب تمہاری قدمونکی قسم اوسمجمع مین بہ نسبت آپ کی فارسی عبارت کی وہ لطایف ذوق انگیز درمیان آئی ہین کہ سب اہل محفل ہنسی کے مارے مری جاتی تہی آخر کو بالاتفاق رای ہمدگر یہہ ٹہری کہ فرہنگ نویسون نی فارسی کو سات قسم پر منقسم کیا ہی اون اقسام سبعہ مین سی ساتوین فارسی سغدی ہے منشی سعادت علی نی اٹہوین فارسی ایجاد کی ہی اوسکا نام جغدی ہی چونکہ فدوی آپ کا معتقد اور خیر خواہ ہی اس امر سی بہت خوش ہوا اور آپ کی خوشی کی واسطی اس امر کی آپ کو اطلاع دی سوال سولہوان محمد حسین دکنی جامع برہان قاطع پیر طریقت نہ تہا شیخ وقت نہ تہا مفتی نہ تہا مجتہد نہ تہا عالم نہ تہا رعایای دکن مین سی ایک شخص متوسط الحال ہوگا غایت مافی الباب یہ کہ پڑہا لکہا ہوگا اوسکی بہ نسبت جو

حضرت غالب مدظلہ العالی یہہ کلمات ظرافت آمیز لکہی آپ نے اوسکی عوض مین حضرت تو وہ یہہ لکہا
کہ کوئی اشراف کسی ادنی آدمی کو بہی ایسی باتین نہ کہیگا نہ لکہیگا بس صاف گالیان ہین یہہ آپ کا معتقد آپ
سے بکمال عجز و انکسار پوچہتا ہی کہ ایک کمی دنی کی واسطے آپ کو غصہ اتنا کیون اگیا کہ آپ نے مناظرہ
کو پہکڑ بنا دیا اور فحش بکنی لگی اور بہوگ دینی لگی اس سوال کا جواب شافی لکہئی **سوال سترہوان** آپ
سنی ہین اور اہل سنت جماعت خلفای راشدین کو اپنا پیر و مرشد اور اونکی تعظیم و تفضیل کو اپنی پر واجب
اور سب صحابہ کو گناہ بلکہ کفر جانتی ہین آپ کی حقیقی بہائی نے مذہب رفض
اختیار کیا محرم مین حاضریان کہاتی اور تعزیہ خانون مین بہس اوڑاتی پہرتی ہین تم اونسی کبہی
خفا ہوی مقام حیرت ہی کہ جامع قاطع برہان کی مذمت پر تو وہ استیلای غیظ و غضب ہوا اور
لعن و طعن صحابہ سنکر کان پر جون نہ پہری اور تیوری پر بل نہ پڑی کبہو کہ ہماری بہائی نے
ہماری سامنی کبہی تبرا نہین کیا تو مین عرض کرونگا کہ جیسی علمک بالہ میر ارادت علی صاحب کا
امامیہ ہونا اور مذہب امامیہ مین سب صحابہ کا استحسان بلکہ وجوب مشہور اور اظہر ہی آپکا تماشا بنانا
برابری اللہ جلد بتائی کہ سب صحابہ کیون ناگوار نہوا با وجود اوس تسنن اور تقدس اور تورع
کی جو تمکو حاصل ہی حمیت دین کی رگ جنبش مین کیون نہ ائی جیسی وہان غضبناک ہونیکا باعث لکہیگا
یہان خشمگین ہونیکی بہی وجہ لکہیگا **خاتمہ** آپکا دستور ہے کہ جب فقدان مادہ علمی کی ہمت ٹوٹتی
حریف کو جواب نہین دی سکتی تو غصی مین اندہی ہنکر گالیان دینی لگتی ہو **نجم الدولہ اسد اللہ خان بہادر**
غالب امیر نامدار اور معتمد احلیم اور بردبار ہین تمہاری نا سزا باتین سنکر چپ ہو رہی ایسی تہی ایکدن نواب صاحب
محتشم الیہ سے پوچہا کہ آپنے **منشی سعادت علی** صاحب کی بدزبانی کا جواب کیون ندیا حضرت نی فرمایا
کہ بہائی اگر راہ چلتی سڑک پر کدہا تمکو لات مارتی تو کیا تم بہی بسبیل تلافی سڑک پر ٹہہر جاوگی اور کدہی کو
لات مارو گی مینی کہا کہ ہرگز نہین حضرت نی ارشاد کیا کہ پہر مین منشی جی کی خرافات کا جواب
کیون دون اس امر کے اظہار سے میری غرض یہہ ہی کہ حضرت **غالب** تمہاری مقابلی
کو ننگ و عار سمجہکر سکوت کر گئے مین دلی کا روڑا ہون آپ منہ زور ہین تو مین
کوڑا ہون اگر بہڑ کر لڑنیکا قصد کیجیگا تو خم ٹہونک کر موجود ہو جاونگا ایک کہو گے
دو سناونگا تمہاری میری سوالونکا جواب جیسا طریقہ شرفا کا ہی دیجیگا اور بدزبانی اور دراز خامی نکیجیگا

تمت الخطاب بعون الملک الوہاب سخن منتظر الجواب فقط

تم تم تم

استفتا از جانب سایل

سوال پہلا

قواعد مقررہ فارسی کے مطابق صیغۂ امر کے بعد
بھی والف افادہ معنی فاعلیت کرتا ہے اور اسم جامد
کے آگے الف نون مفید معنی جمع ہی الف نون سے
معنی فاعل کی لینی کا قصد کرنا ناشی غفلت سی ہی یا نہین

جواب

الف و نون را بعد اسم جامد اکثر مفید معنی جمع دیدہ ام
وگاہی برای افادہ معنی فاعلیت نشنیدہ ام فقط

العبد
محمد سعادت علی عفی عنہ ملازم گورنمنٹ سکول دہلی

(مہر: سعادت علی خان)

بعد صیغہ ہای امر الف افادہ معنی فاعلیت میکنید
والف نون بعد اسم جامد برای جمع می آید الف و نون را کہ بعد
اسم جامد می آید برای فاعلیت قرار دادن دلیل بر عدم واقفیت است
واللہ اعلم

العبد
(مہر: خدا بخش) مدرس نارمل اسکول

اسم جامد کی بعد جو الف و نون آتا ہی مفید معنی جمع ہی
اوس سی معنی فاعلیت مراد لینی غفلت سی خالی نہین فقط

العبد
محمد نصیر الدین متعلق نارمل سکول دہلی

احقر نی الف و نون بعد اسم جامد مفید معنی جمع ہی دیکہا ہی

العبد
محمد لطیف حسین مدرس مدرسہ سرکاری

الف بعد امر کی البتہ مفید معنی فاعلیت ہوتا ہی اور معہ نون
آخر اسم جامد مین مفید معنی جمع ہی اور کبہی زاید آتا ہی معنی فاعلیت
اس سی سمہنا نا سمجہی ہی — راقم محمد فضل اللہ عفی عنہ اثم

جواب باصواب است نجف علی عفی عنہ

سوال دوسرا

روان و دوان وافتان و خیزان یعنی صیغہای
آگی الف نون جو آتا ہی وہ حالیہ کہلاتا ہی الف نون
حالیہ کی وجود کا منکر مسلمات جمہور کا منکر ہی یا نہین فقط

جواب

الف و نون حالیہ بکتب اساتذہ مسطور است
منکر ان منکر اقوال شان بالضرور فقط

العبد
محمد سعادت علی عفی عنہ ملازم گورنمنٹ سکول دہلی

(مہر: سعادت علی خان)

باتفاق جمہور در فارسی الف و نون بعد امر افادۂ
معنی حالیہ میکند منکر آن منکر جمہور است فقط

العبد
(مہر: خدا بخش) مدرس نارمل اسکول

ان صیغون مین الف و نون حالیہ کا انکار اقوال
اسلاف کا انکار ہے فقط

العبد
محمد نصیر الدین متعلق نارمل سکول دہلی

الف و نون حالیہ کے وجود کا منکر بیشک قول اسلاف کا منکر ہی

العبد
محمد لطیف حسین مدرس مدرسہ سرکاری

صیغہ امر کی آگی الف نون حالیہ ہوتا ہی جیسی خندان
گریان افتان خیزان اور سمجہنا اسکا افادہ معنی فاعلیت
ناشی ہی ناواقفی قواعد فارسیہ سی اور بخبری معنی فاعلیت سے
راقم محمد فضل اللہ عفی عنہ اثم

نزدیک خاکسار ہم چنین است نجف علی عفی عنہ

فارسی مین الف نون تین قسم کا ہی اگر لفظ جامد کی آگی آتی تو بانا مدی یا جمع کا اور صیغۂ امر کی بعد حالیہ سے عموماً فقط دعوی کا خلاف غالب